Regd No P 67

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وما النصر الا من عند اللہ ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ششماہی ۳-۵۰ روپیہ
ممالک غیر ۷-۵۰ روپیہ
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۹ | یکم فتح ۱۳۳۹ھش | ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۸۰ھ | یکم دسمبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۴۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۶ نومبر بوقت ۱۰ بجے صبح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ اطلاع مظہر ہے کہ :-

"کل حضور اقدس کو کچھ اعصابی بے چینی کی شکایت رہی ۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے"

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں ۔

قادیان ۲۹ نومبر ۔ جلسہ سالانہ کی آمد آمد ہے ۔ اس کے مناسب حال مرکز میں تیاریاں جاری ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احباب جماعت کو مرکز احمدیت میں آنے اور اس کی برکات سے متمتع ہونے کی توفیق دے اور بخیریت واپس لے جائے آمین ۔

قادیان ۳۰ نومبر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سیکرٹری اعلیٰ دعیلی پاکستان سے آج قادیان واپس تشریف لا رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بخیریت لائے اور سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو آمین ۔

جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے

اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی

میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے

قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۶۹ واں جلسہ سالانہ بتاریخ ۱۶-۱۷-۱۸ دسمبر ۱۹۶۰ء منعقد ہونا قرار پایا ہے جس میں اب تھوڑے دن باقی ہیں ۔ احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے مرکز سلسلہ میں پہونچنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔ یہ جلسہ کس قدر عظمت و اہمیت رکھتا ہے ۔ یہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کے مبارک الفاظ میں لاحظہ فرمائیں حضور فرماتے ہیں :-

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زاد راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں ۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ ہرجوں کی پرواہ نہ کریں ۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں ۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے ۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی ۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں ۔ بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں ۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے ۔ اور ان پر رحم کرے ۔ اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے ۔ اور ان کے ہم و غم دور فرمائے ۔ اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے ۔ جن پر اس کا فضل اور رحم ہے ۔ اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو ۔ اے خدائے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکلکشا! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما ۔ کہ ہر ایک قوت و طاقت تجھ ہی کو ہے" ۔ آمین ثم آمین ۔

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

ملک صلاح الدین ایم ۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رابا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔

ہفت روزہ بدر قادیان ـــــ مورخہ یکم دسمبر ۱۹۶۰ء

جلسہ سالانہ پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لائیں

قادیان میں جماعت احمدیہ کا انہترواں جلسہ سالانہ بتاریخ ۱۶-۱۷-۱۸ دسمبر منعقد ہو رہا ہے۔ جلسہ کی مقررہ تاریخیں اس قدر قریب آگئی ہیں کہ اخبار کے ذریعہ دی جانے والی گویا یہ آخری اطلاع ہے۔ خدا کے فضل سے مرکز سلسلہ میں جماعت کا یہ کوئی پہلا یا دوسرا جلسہ نہیں بلکہ اس جلسہ سے قبل ایسے ۶۸ جلسے منعقد ہو چکے ہیں! اور احباب جماعت ان میں حاضر ہو کر روحانی فوائد سے متمتع ہو چکے ہیں۔ اس لئے اس پر مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اسی پرچہ میں پہلے صفحہ پر جلسہ سالانہ ہی کے تعلق میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک کلمات طیبات درج ہیں۔ ان سے جلسہ سالانہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں حاضر ہو کر روحانی استفادہ کی اہمیت و عظمت بخوبی واضح ہو جاتی ہے۔ اسلئے بطور یاددہانی صرف اس قدر عرض کر دینا کافی ہے کہ مرکز سلسلہ میں نہ صرف خود آئیں بلکہ جہاں تک ممکن ہو اپنے حلقہ احباب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں لانے کی کوشش کریں۔ اپنے ایمانوں میں جلا پیدا کرنے اور خدمت دین کے عہد کی تجدید کیلئے اس مبارک موقع پر ضرور پہنچیں۔ اس سبب سے آپ کو دیار محبوب کی زیارت ذکر الٰہی اور اجتماعی دعاؤں میں شمولیت اور روحانی ماحول میں خالص دینی باتوں کے سننے کا زریں موقع میسر آئے گا۔

پس مبارک ہے وہ شخص جو اپنا حرج کر کے بھی اس بابرکت موقع پر پہنچتا ہے اور اپنے تئیں ان دعاؤں کا حقدار بناتا ہے جو ہر اس شخص کے حق میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی ہیں جو جلسہ سالانہ کے بابرکت سفر کے لئے اپنے گھر سے نکلتا ہے!!

شکرگذاری

امریکی خبرنامہ سے:-

"۲۴ نومبر کو ریاستہائے متحدہ امریکہ میں "یوم شکریہ" منایا جا رہا ہے"

"روایاتی طریقے کے مطابق اس تقریب پر امریکہ کے بیرون سمندر یارہ کے ہزار ہا لوگوں کو امریکی گھروں میں یہ تیوہار منانے کی دعوت دی جاتی ہے۔"

"نیو انگلینڈ کے پہاڑی اور ناہموار علاقے میں پہلے سال کی فصلیں تیار ہونے پر ابتدائی امریکی نوآبادکاروں نے ۱۶۲۱ء میں پہلا "یوم شکریہ" منایا تھا۔"

ملکی سطح پر یوم شکریہ منانے کا اعلان صدر جارج واشنگٹن نے ۱۷۸۹ء میں کیا تھا۔ لیکن یہ تقریب عام ملکی تعطیل کا دن اس وقت تک نہیں بن سکی جب تک کہ صدر ابراہم لنکن نے ۱۸۶۳ء میں اس سلسلہ میں اعلان جاری نہیں کیا۔ اس وقت سے لیکر امریکہ کے ہر ایک صدر یہ دن منائے جانے کا اعلان جاری کرتا آیا ہے۔ اور اب یہ دن ہر سال نومبر کے چوتھے ویر وار کو منایا جاتا ہے۔"

جس صورت میں کہ ہر ملک اپنی روایات کے مطابق اپنے اپنے تہوار مناتا ہے انہیں میں ایک وہ تہوار ہے جو امریکہ میں اس سال مورخہ ۲۴ نومبر کو منایا گیا۔ اس لحاظ سے یہ خبر کوئی عام نوعیت کی ہے۔ مگر جس نام سے اس تہوار کو پکارا جاتا ہے مذہبی اور روحانی نقطہ نگاہ سے بڑی ہی اہمیت رکھتا ہے۔ یہ بات تھی تو خالص مذہبی رنگ کی۔ مگر دیکھیے زمانہ حاضرہ کے مادہ پرستوں نے اسے کس طرح اپنی دنیوی زندگی میں بھی استعمال کیا۔

آج مغربی اقوام دنیا کی معلم اور استاد بنی ہوئی ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ سب لوگ اسلام ہی کے خوشہ چین ہیں۔ انہوں نے اسلام سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ اور پھر اس سے مختلف رنگ میں بیشمار فائدے بھی حاصل کئے ہیں۔ جہاں تک قومی اور ملی سطح پر شکرگذاری کے اظہار کا تعلق ہے۔ اسلامی عید کا مقدس تہوار اسے بڑی عمدگی سے پورا کرتا ہے نہ صرف اس مقررہ ایک یا دو دن ہی کو اظہار تشکر کے لئے کافی سمجھا گیا ہے۔ بلکہ اسلام نے تو ہر اچھے موقع پر الحمدللہ کہنے اور اپنے ولی نعمت کے حضور نذرانہ تشکر پیش کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور الحمدللہ رب العٰلمین سے شروع ہونے والی مبارک سورت کو مسلمانوں کی پنجگانہ نمازوں میں ایک لازمی حصہ قرار دیا گیا ہے۔ جس کے بغیر نماز ہی گویا ناتمام رہ جاتی ہے۔ پھر کھانے پینے پہننے سوار ہونے وغیرہ مواقع پر کلمات تشکر ادا کرنے کا حکم موجود ہے۔ اور ایک روحانی آدمی جس کی تمام تر توجہ کا مرکز وہ منعم حقیقی ہی ہو اس کے سرتاپا ہزاروں ہزار انعامات پر شکرگذار ہونے کا اظہار اور اس کی نعمتوں کی قدردانی تو بہت ہی اہمیت رکھتی ہے۔

اس شکرگذاری کے ثمرات حسنہ کے ذکر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی وہ پُر معارف تقریر ہے جو حضور نے مجلس خدام الاحمدیہ کے ۱۹۵۸ء کے سالانہ اجتماع پر ارشاد فرمائی۔ اور بدر مورخہ ۲۴/۱۰ کی اشاعت میں شائع ہو کر احباب تک پہنچ چکی ہے۔ یہ تقریر اس قابل ہے کہ اسے بار بار پڑھا جائے۔ یہ زریں ہدایات نہ صرف جماعت کے نوجوانوں کے لئے ہیں۔ بلکہ جماعت کا ہر فرد یکساں طور پر ان سے روحانی لذت اور غذا حاصل کر سکتا ہے۔ یوں تو اس میں دیگر بیش بہا نکات معرفت بیان کئے گئے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضلوں کو جذب کرنے اور اس کی رحمتوں کو اپنے لئے زیادہ سے زیادہ خاص کرنے کے لئے شکرگذاری کا جو عجیب نسخہ بیان کیا گیا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ روحانی نقطہ نگاہ سے شکرگذاری کی معرفت خدا تعالےٰ کے حضور کس قدر بلند مقام رکھتی ہے۔ اسکے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں صاف طور پر فرمایا:-

لَا یَرْضٰی لِعِبَادِہِ الْکُفْرَ وَ اِنْ تَشْکُرُوْا یَرْضَہُ لَکُمْ (الزمر)

وہ اپنے بندوں میں ناشکری کو ناپسند فرماتا ہے۔ البتہ اگر تم اُس کی نعمتوں کی قدر کرو تو وہ تم سے راضی ہوتا ہے۔

اور جہاں تک شکرگذاری کے فوائد کا تعلق ہے اس کی نسبت فرمایا:-

لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ

اگر تم شکرگذاری سے کام لو گے تو میں زیادہ دوں گا۔

وہ انسان کامل جسے تمام نوع انسان میں بلند ترین درجہ حاصل ہوا اس کا اپنا مبارک نمونہ بھی سرتاسر شکرگذاری ہی کا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وہ مشہور حدیث تو سب کو یاد ہے جبکہ حضرت ممدوحہ نے آپ کو رات کے وقت اس قدر زیادہ عبادت کرتے دیکھا کہ آپ کے قدم مبارک متورم ہو جاتے تو آپ سے عرض کیا:-

"حضور کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف ہو چکے ہیں پھر عبادت میں حضور اس قدر تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں؟"

اللہ اللہ کیا ہی لطف مقام محمدیت کو نکھار کر سامنے لے آنیوالا تھا حضور کا جواب!! فرمایا:-

اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا

کیا میں خدا تعالیٰ کی شکرگذاری بھی نہ کروں؟

اور حقیقت بھی یہی ہے کہ محمدؐ کو محمدؐ بھی بنایا تو بس اسی شکرگذاری ہی کی امتیازی شان نے!! پس یہ ایک بہت بڑا معرفت کا نکتہ ہے جس سے انسان کے دل میں اللہ تعالےٰ کی عطا کردہ نعمتوں پر شکرگذاری کا مادہ پیدا ہو کر دل ہی دل میں انبساط اور خوشی پیدا ہوتی ہے۔ اور باوجود ظاہری تنگی اور تنگ حالی کے بشاشت کے ساتھ کام کرنے کو دل چاہتا ہے۔

اس سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس پُر معارف خطاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کا نمونہ تفصیلی امثلہ سے بیان فرمایا کہ کس طرح وہ تنگی ترشی میں خوش وخرم زندگی بسر کرتے رہے اور پھر حق تعالےٰ نے بھی ان کی اس شکرگذاری کو ایسا نوازا کہ دنیوی جاہ و عظمت اور مال و دولت ان کے قدموں میں آگری!!

پس آؤ ہم بھی ما انا علیہ واصحابی کو اپنا اسوہ حسنہ بناتے ہوئے سب سے پہلے خود اس پر عمل پیرا ہوں اپنے اہل و عیال کو اس کا سبق دیں اس کے بعد اپنے اپنے دائرہ تعارف میں اس چیز کی اچھی طرح اشاعت کریں کہ اس کے نفوذ کا دائرہ جس قدر وسیع ہو اسی قدر اچھا ہے!!

اگر امریکہ کے مادہ پرست جنہیں حقیقی روحانی سے کچھ بھی بہرہ نہیں وہ یوم شکریہ مناتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ جس امت کو ہر اچھے موقع پر الحمدللہ کہنے کا خصوصاً حکم دیا گیا ہو اسکی پنجگانہ نمازوں میں الحمدللہ رب العٰلمین سے شروع ہونیوالی سورۃ کا پڑھنا لازمی قرار دیا گیا ہو وہ اس تاکیدی حکم کو ...

"ایمان یہ ہے کہ مومن اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے"

حدیث نبوی لایؤمن احدکم حتّٰی یحب لاخیہ ما یحبّ لنفسہ کی لطیف تشریح

"اس حدیث نبوی میں اصلاح اعمال اور قیام امن کا ایک اعلیٰ درجہ کا گُر بیان کیا گیا ہے"

ملفوظات سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب قادیان

فرمایا:۔ دنیا میں

نیکی کا معیار

معلوم کرنا مشکل کام ہے۔ یوں تو نام کے لحاظ سے ہر شخص یہی سمجھتا ہے کہ مجھے نیکی کا پتہ ہے۔ لیکن جب عادت رسم و رواج اور عقل و فکر کا اثر پڑتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ بہت کم لوگ نیکی کے معنے سمجھتے ہیں ان میں سے ایسا رنگ دماغ پر پڑتا ہے جس سے نیکی کی تعریف بدی بن جاتی ہے اور بدی کی تعریف نیکی بن جاتی ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک چور میرے پاس علاج کرانے کے لئے آیا۔ میں نے علاج کے ساتھ ساتھ اسے نصیحت بھی کرنی شروع کر دی۔ چنانچہ میں نے اسے کہا یہ چوری کا پیشہ نہایت بُرا فعل ہے اس کو چھوڑ دو۔ اور محنت کر کے حلال رزق کھایا کرو۔ وہ کہنے لگا۔ آپ عجیب بات کرتے ہیں جب حلال کے یہ معنے ہیں کہ محنت کی جائے تو ہم بھی تو محنت ہی کرتے ہیں۔ لوگ جو کمائی کرتے ہیں وہ بھی محنت سے کرتے ہیں۔ اور ہم جو کمائی کرتے ہیں۔ وہ ان سے بھی زیادہ محنت سے کرتے ہیں اور ہم جس شخص کا مال چراتے ہیں اس کو اس کی غفلت کی سزا ملتی ہے۔ ورنہ ہماری محنت میں کچھ کسر نہیں ہوتی۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

فرماتے تھے جب میں نے یہ جواب سنا تو سمجھا کہ اس کی عقل بالکل مسخ ہو چکی ہے۔ اور اب یہ نصیحت کو نہیں سمجھ سکتا۔ اور اسی لئے یہ اپنے معیار کو ٹھیک سمجھتا ہے۔ اور جب تک یہ اسی طرح سمجھتا رہے۔ اس پر نصیحت کا کچھ اثر نہ ہوگا۔ میں نے دوسری باتیں شروع کر دیں۔ تاکہ یہ باتیں اس کے دماغ سے بالکل نکل جائیں۔ جب میں نے سمجھا کہ وہ باتیں اس کے دماغ سے نکل چکی ہیں۔ تو میں نے اس سے پوچھا تم چوری کس طرح کرتے ہو۔ کس طرح نقب لگاتے ہو۔ کس طرح مال لے جاتے ہو۔ اور کس طرح نیچے اترتے ہو۔ وہ کہنے لگا اس کام میں ہمارے ساتھ کئی آدمی شامل ہوتے ہیں اکیلا آدمی اس کام کو نہیں کر سکتا۔ ایک آدمی سنار سے ساتھ ہوتا ہے وہ ہمیں خبر دیتا ہے کہ مال کہاں ہے۔ اور مال تک پہنچنے کا رستہ کہاں ہے۔ اور اس کام کو اسی گھر کا نوکر خاکروب۔ سقہ یا دھوبی دھوبن وغیرہ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس گھر کے

ہر قسم کے حالات سے واقف ہوتے ہیں

وہ جانتے ہیں کہ قیمتی اسباب کہاں رکھا جاتا ہے۔ نقدی کہاں محفوظ ہے۔ زیورات کونسے ٹرنک میں ہیں۔ اور تالے کس قسم کے ہیں۔ مکان کے اندر جانے کا کونسا رستہ ہے۔ اور اگر بھاگنا پڑے تو کونسے رستے آسانی سے بھاگا جا سکتا ہے ان سب چیزوں کی واقفیت سوائے ایسے آدمی کے جو مکان کے اندر رہتا ہو یا اس مکان میں اکثر آمد و رفت رکھتا ہو نہیں ہو سکتی۔ اس کام کے لئے ہم گھر کے نوکر دھوبی۔ سقہ یا خاکروب وغیرہ میں سے کسی ایک کو دوست بنا لیتے ہیں اور اس کو لالچ اور طمع دے کر ہر قسم کی باتیں معلوم کر لیتے ہیں۔ اس قسم کے آدمی کے سوا ہماری کامیابی ناممکن ہی ہوتی ہے دوسرے ہمیں ایک ایسے شخص کی ضرورت ہوتی ہے جو دیوار میں سیندھ لگانے میں مہارت رکھتا ہو۔ اور

یہ ایک خاص فن ہے

کیونکہ اینٹیں یا مٹی اکھیڑتے وقت ذرا سی آواز بھی پیدا ہو جائے۔ تو مالک جاگ اٹھتے ہیں۔ ہماری غرض تو یہ ہوتی ہے کہ مالک خواہ سوئے ہوئے ہوں یا جاگ رہے ہوں ان کو پتہ نہ لگ سکے۔ پس ہمیں ایسے سیندھ لگانے والے کی ضرورت ہوتی ہے جو اپنے کام میں کافی ماہر ہو۔ اور ایسے آدمی سے ہم کوئی اور کام نہیں لیتے۔ تیسرے ہمیں ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو مکان کی ڈیوڑھی پر کھڑا رہے تا وقتیکہ مال نکالنے والے مال نکال کر مکان سے باہر آ جائیں۔ اس کام کے لئے ہم اسے منتخب کرتے ہیں۔ جو نہایت ہوشیار اور زیرک ہو۔ اور جو اس قسم کا پارٹ ادا کر سکے کہ اگر گاؤں کا کوئی آدمی آ جائے تو وہ یہ نہ سمجھ سکے کہ یہ چور ہے اور جب کوئی خطرہ دیکھے تو وہ سیندھ لگانے والوں اور مکان کے اندر گھسنے والوں کو سیٹی کے ذریعہ سے یا جانوروں پرندوں کی بولی سے ہوشیار کر دے کہ وہ اپنے آپ کو سنبھال لیں۔ اس کے علاوہ ہمارے دو آدمی سیندھ لگانے والے کے ساتھ مقرر ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک تو سیندھ کے باہر کھڑا رہتا ہے اور دوسرا مکان کے اندر جاتا ہے اور

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے دُعا کی تحریک

ربوہ اور قادیان کے جلسوں کے لئے بھی دُعا کی جائے

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی موجودہ بیماری کو اب قریباً دو سال ہو چکے ہیں اور اس عرصہ میں حضور مسلسل صاحب فراش رہے ہیں۔ مگر ابھی تک حضور کی بیماری میں کوئی مستقل اور معتدبہ افاقہ کی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ ابھی کل ہی حضور لاہور کے چند روزہ قیام کے بعد ربوہ واپس تشریف لائے ہیں۔ لاہور میں حضور کو لندن کے مشہور ڈاکٹر ہنٹر صاحب اور ہندوستان کے ڈاکٹر کرنل امیر چند صاحب نے دیکھا ہے اور باہم مشورہ سے بعض ہدایات دی ہیں۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جو شافیٔ مطلق ہے اور جس کے ہاتھ میں ہر بیماری کا علاج ہے اور وہی مریضوں کو شفا اور ڈاکٹروں کے دل و دماغ میں روشنی عطا کرنے والا ہے اپنے فضل و کرم سے حضرت خلیفۃ المسیح کو شفا دے۔ اور حضور پہلے کی طرح جماعت کی فعال قیادت کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کی کشتی کو کامیابی کے ساتھ منزل مقصود کی طرف بڑھاتے چلے جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ جماعت کو ان ایام میں ہر کمزوری سے محفوظ رکھے اور اس کے لئے دین و دنیا میں ترقی کا رستہ کھولے اور اس کی آئندہ نسل کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاک صحابہ کا وارث بنائے۔ اور جماعت کے متعلق ان تمام وعدوں کے پورا ہونے کا سامان پیدا کرے۔ جو اس نے اپنے پیارے مسیح کے ذریعہ فرمائے ہیں۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

نیز اب قادیان کا جلسہ سالانہ اور ربوہ کا جلسہ سالانہ بھی بہت قریب آ گئے ہیں۔ احباب کرام ان جلسوں کی کامیابی کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان جلسوں کو ہر جہت سے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔ ان میں شریک ہونے والوں کا حافظ و ناصر ہو۔ ان جلسوں میں تقریر کرنے والوں کی زبانوں میں برکت اور الفاظ میں تاثیر عطا کرے۔ اور سننے والوں کے دل کی کھڑکیاں کھول دے تاکہ وہ ان جلسوں کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا کر واپس لوٹیں۔ اور جلسہ میں کام کرنے والے کارکنوں کو بھی مقبول خدمت کی توفیق دے۔ اور ہم سب کو اپنے فضل و کرم کے سایہ میں رکھے۔ آمین۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۳۰ نومبر ۱۹۶۲ء

مال نکالتا ہے۔ سیندھ لگانے والا تو سیندھ لگا چکنے کے بعد فوراً چلا جاتا ہے۔ کیونکہ

اس کے پاس آلات ہوتے ہیں

اور ان کا پکڑا جانا خطرناک ہوتا ہے اور اندر سے مال نکالنے والا باہر والے آدمی کے ہاتھ میں مال پکڑاتا جاتا ہے۔ پھر ہمارے اس کام میں ایک سنار بھی شریک ہوتا ہے۔ اور وہ سارا مال جو سونے چاندی کے زیورات یا ہیرے جواہرات کی صورت میں ہو اس سنار کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ اور سنار اس میں سے ہیرے موتی اور جواہرات سونا اور چاندی الگ الگ کر دیتا ہے اور سونے چاندی کے زیورات کو پگھلا دیتا ہے۔ اس کے بعد

ہر ایک کا حصہ مقرر کیا جاتا ہے

اور سامان کو بانٹ لیا جاتا ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جب وہ چور اپنے حالات سنا رہا تھا تو یہاں پہنچا تو میں نے اسے کہا کہ اگر وہ سنار تمہارا مال کھا جائے تو؟ اس پر وہ چور نہایت جوش میں آکر کہنے لگا کہیں وہ سنار ایسا بے ایمان ہو سکتا ہے کہ ہمارا مال کھا جائے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے کہا تم تو ابھی کہہ رہے تھے کہ ہماری حلال کی کمائی ہے۔ اور اگر سنار بھی تمہاری طرح محنت کرے اور تمہارے مال میں سے کھا جائے تو کیا یہ اس کی محنت نہ ہوگی؟ میں اندازہ لگاؤں کہ کتنی محنت سے اس کو جاننا پڑا کہ بے ایمانی کیا ہوتی ہے۔ عام دلائل سے ایسا شخص کبھی نہیں مان سکتا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے متعلق

ایک نہایت لطیف گر

بتایا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ ایمان یہ ہے کہ یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ مومن اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند کرے۔ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اس سے آپؐ نے ایماندار اور بے ایمانی میں فرق کر کے دکھا دیا۔ یعنی جو اس پر عمل نہیں کرتا وہ یقیناً مومن نہیں کہلا سکتا۔ یہاں بھی خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے وہی گر استعمال کیا۔ اس کی چوری سنار کی طرف منسوب کی گئی تو اس کو بے ایمانی نظر آنے لگ گئی۔ پس یہ نہایت اعلیٰ درجہ کا معیار ہے اگر انسان اس معیار پر قائم رہے تو اس کے اعمال درست رہتے ہیں۔ ایک شخص کسی سے روپیہ لے لیتا ہے مگر جب دینے کا وقت آتا ہے تو فوراً کہتا ہے "دے بھی دیں گے" "کل لے لینا" "تنخواہ ملنے پر لینا" "مر تو نہیں جاؤں گا" مگر جب یہی معاملہ خود اس کو پیش آتا ہے۔ تو لوگوں

سے کہتا پھرتا ہے۔ کیسے بے ایمان لوگ ہیں ایک تو روپیہ دو دوسرے ان کے پیچھے پیچھے پھرو۔ اس وقت وہی شخص جو دوسروں کے ساتھ یہ سلوک جائز سمجھتا تھا جب اپنے ساتھ ہوا تو شکوہ اور شکایت کرنے لگ گیا۔ اگر انسان دوسروں کے ساتھ بھی وہی سلوک چاہے جو وہ اپنے ساتھ چاہتا ہے تو کبھی جھگڑے اور فساد نہ ہونے پائیں۔ اس نکتہ کو سامنے نہ رکھنے کی وجہ سے لوگ غلطیاں کرتے ہیں جو بہت زیادہ خرابیوں اور فسادات کا پیش خیمہ ہوتی ہیں۔ مثلاً ڈاکٹر جو بعض خاص امراض کے علاج کے لئے دو دو اڑھائی اڑھائی ہزار تک فیس لے لیتے ہیں اور اپریشن کر چکنے کے بعد مریض کی خبر نہیں لیتے اور اگر ان سے کوئی کہے کہ آپ اپریشن کرنے کے بعد مریض کی خبر ہی نہیں لی تو کہتے ہیں میں کسی کا نوکر تھوڑا ہوں جو ہر وقت مریض کے پاس بیٹھا رہوں۔ اگر اس ڈاکٹر کی بیوی یا بچہ یا اور کوئی رشتہ دار بیمار ہو جائے اور اس کے ساتھ کوئی دوسرا ڈاکٹر یہی سلوک کرے۔ تو وہ کہتا ہے۔ دیکھو دنیا کتنی خود غرض واقع ہوئی ہے فلاں نے فیس بٹور کر جیب گرم کر لی اور مریض کی خبر تک نہ لی۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ

اصل وجہ خرابی کی وہی ہے

جس پر اس نے عمل نہیں کیا اور جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یُحِبُّ لاخیہ ما یُحِبُّ لنفسہ ہر شخص اپنے لئے اور پیمانہ استعمال کرتا ہے مگر دوسرے کے لئے اور پیمانہ استعمال شروع کر دیتا ہے اگر لوگوں کی یہ عادت دور ہو جائے تو بہت سی خرابیاں مٹ سکتی ہیں۔ ہندوستان میں جو خرابیاں خطرناک صورت اختیار کرتی جا رہی ہیں وہ بھی اسی بد عادت کے نتیجہ میں ہیں۔ بہت کم لوگ دوسروں کے لئے وہ سلوک پسند کرتے ہیں جو اپنے لئے انہیں ناگوار گزرتا ہے

مثلاً کہا جاتا ہے کہ بعض جگہ ہندوؤں سے جبراً کلمہ پڑھوایا گیا ہے۔ اب اگر یہ درست ہے تو غور کرو کہ

یہ کتنی گندی ذہنیت ہے

اگر ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ کسی مسلمان کو جبراً مسلمان بنایا جائے تو کسی غیر مسلم کو جبراً مسلمان بنانا کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔ اس کے معنے سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ ان ہندوؤں کے دلوں میں تو کلمہ کی کوئی قدر و قیمت نہ تھی مگر ان کو جبری کلمہ پڑھا دیا گیا۔ تم اپنے نفس کو ٹٹولو کیا اگر تمہاری بیوی یا بیٹا یا بہن یا بھائی یا کوئی اور رشتہ دار صرف منہ سے کلمہ پڑھے اور

اس کے دل میں کلمہ کے لئے ذرا بھی عزت نہ ہو اور وہ دل سے کلمہ نہ پڑھتا ہو اور تمہیں پتہ لگ جائے کہ تمہارا بیٹا یا باپ یا بھائی صرف منہ سے کلمہ پڑھتا ہے ورنہ دل میں وہ اس کے خلاف ہے تو یہ جان لینے کے بعد اگر تم جوشیلے ہو گے تو تم اس کو مارو گے۔ اور اگر تمہارا اپنے نفس پر کچھ قابو ہو گا تو تم رونے لگ جاؤ گے۔ اور اگر اور بھی زیادہ نفس پر قابو ہو گا تو دل ہی دل میں اُسے بُرا بھلا کہو گے۔ پس مسلمان ناواقفیت اور بے عملی کی وجہ سے اس چیز کو خوبی سمجھنے لگ گئے ہیں۔ ورنہ اصل میں یہ خوبی نہیں بلکہ نہایت بُرا فعل ہے۔ اگر تم اپنی ماں بہن بیٹی بیٹے بھائی یا باپ کے متعلق ایسے واقعات کو عذاب اور بلا سمجھتے ہو اور اگر یہ فی الواقعہ عذاب اور بلا ہیں تو کسی سے

جبری کلمہ پڑھانا کونسی خوبی ہے

اور اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں اس کی کیا قدر و قیمت ہو سکتی ہے۔ اور پھر اسلام میں ایسا کرنا کہاں تک جائز ہے جبکہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے نہایت بین الفاظ میں فرما دیا ہے کہ لا اکراہ فی الدین دین کے معاملہ میں اکراہ اور جبر ہرگز جائز نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ اے علی رضؓ اگر ایک شخص کو بھی تیرے ذریعے ہدایت نصیب ہو جائے تو یہ اس سے بدرجہا بہتر ہوگی اور تجھے اس سے بہت زیادہ خوشی ہونی چاہیئے جتنی دو پہاڑیوں کے درمیان کسی وادی میں تیری بکریوں اور بھیڑوں کا بڑا بھاری گلہ کھڑا ہو۔ اور تو اس کو دیکھ کر خوش ہو اس کے برعکس کسی کو جبراً کلمہ پڑھانا بھی اتنا ہی بڑا گناہ ہے۔ کیونکہ کسی کو زبردستی کلمہ پڑھانا گویا اس کی ضمیر کو کچلنا ہے۔ اور ضمیر سے قیمتی کوئی چیز نہیں۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہنا چاہیئے کہ جس شخص نے کسی ہندو کو جبری کلمہ پڑھوایا ہے وہ خدا تعالےٰ کے حکم کا منکر ہے وہ قرآن کریم کا باغی ہے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کو جھٹلاتا ہے وہ اسلام سے تمسخر کرتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ جس پر حجت تمام نہیں ہوئی۔ اس کو موقعہ دیا جائے گا اور خدا ایسے آدمی کو سزا نہیں دے گا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کا فطرتی ایمان کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا اور اس کے لئے

سب سے مقدم چیز ضمیر ہے

اور ایمان پر ضمیر کا غلبہ ہے یعنی ایمان ضمیر کے تابع ہے ضمیر ایمان کے تابع نہیں۔

تم جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے نبی ہونے کی دلیل پیش کرتے ہو تو یہی کہتے ہو کہ

لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین۔

یہ قرآن کریم کی آیت ہے مگر یہ آیت کیا ہے

یہ فطرت کی آواز ہے

کیا دنیا کا کوئی حاکم یہ برداشت کر سکتا ہے کہ کوئی شخص جھوٹ موٹ اس کی طرف ایسی باتیں منسوب کر دے جو اس نے نہ کہی ہوں۔ وہ تو جھٹ ایسے آدمی کی گرفتاری کا حکم دیدے گا۔ پھر خدا تعالےٰ یہ کس طرح برداشت کر سکتا ہے کہ ایک شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے کوئی بات نہ کہی ہو وہ لوگوں سے کہتا پھرے کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے آج یہ کہا ہے یا یہ حکم دیا ہے یا یہ خوشخبری دی ہے۔ غرض یہ دلیل بھی ایسی ہے جو ضمیر کی آواز کے مطابق ہے اور جو دلیل ضمیر کے مطابق ہو وہ انسان کے لئے آخری حجت ہوا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

انہ لقرآن کریم فی کتاب مکنون (واقعہ ۴)

اگر میرا کلام صرف کاغذوں پر ہوتا تو اس کا اثر و نفوذ بالکل محدود ہوتا مگر اس کا ایک نسخہ دماغ انسانی میں بھی رکھ دیا گیا ہے اور وہی تعلیم جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہے انسانی دماغ کے اندر بھی رکھی گئی ہے۔ جب کسی شخص کو خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہو۔ تو انسانی دماغ اس کی تصدیق کرتا ہے گویا

دوسرے لفظوں میں یوں کہنا چاہیئے

کہ جو تعلیم اللہ تعالےٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اتاری وہ پیدائش کے وقت ہر انسان کے ضمیر میں رکھ دی گئی ہے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ نصف شریعت نبی پر الہام اور وحی کی شکل پر نازل ہوتی ہے اور نصف شریعت انسان کے ضمیر میں رکھ دی جاتی ہے اور ان دونوں کے مل جانے سے کامل شریعت بن جاتی ہے۔ پس انسانی فطرت اور ضمیر

سب سے بڑی دلیل صداقت

ہے اور اس کا احترام بھی ضروری ہوتا ہے مگر آج کل بہت سے لوگ ضمیر کو کچلتے جا رہے ہیں۔ کسی ہندو کو زبردستی کلمہ پڑھانا بھی اس کی ضمیر کو کچلنا ہے۔ لوگ زبردستی کلمہ پڑھا کر یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم نے اچھا کام کیا ہے۔ حالانکہ جب تک وہ سمجھتے ہیں شیطان مارا نہیں جا سکتا اور پھر جبراً کلمہ پڑھا تو پڑھنے والے کو اور نہ پڑھانے والے کو کسی اجر اور ثواب کا مستحق بنا سکتا ہے۔ اس پر انسان کو اتنی ہی غیرت ہونی چاہیئے جتنی کہ ہندو اگر کچھ مسلمانوں کو جبراً ہندو بنا لیں تو تم غیرت دکھا سکتے ہو۔ غرض تمام مناقشات کو دور کرنے اور ملک میں امن ۲۲

فرنکفورٹ (مغربی جرمنی) میں تبلیغ اسلام

عربی اور دینیات کی کلاسوں کا اجراء مختلف ممالک کے معززین سے ملاقاتیں

ہمارے جرمن نومسلم بھائی اور مبلغ اسلام مکرم مسٹر عبدالشکور صاحب کنزے کا مکتوب

تبلیغ اسلام کا کام فرنکفورٹ (جرمنی) میں خدا تعالیٰ کے فضل سے باحسن طریق جاری ہے۔ گیارہ ستمبر کو مسجد فرنکفورٹ کی سالگرہ منائی گئی۔ حسنِ اتفاق سے تقریب میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی روز تھی۔ اس موقعہ پر قریباً ڈیڑھ صد مہمان تشریف لائے اور ایک نوجوان نے اسلام قبول کیا۔

ہم نے نومسلموں کے لئے مسجد میں دینیات کی کلاسیں شروع کر دی ہیں جن میں اسلام کے متعلق بنیادی معلومات بہم پہنچائی جاتی ہیں۔ اسی طرح فقہی مسائل اور قرآن و حدیث کے بارہ میں بھی ضروری معلومات دی جاتی ہیں۔ تقریباً ۲۰ احباب اس کلاس میں حصہ لیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ عربی کی کلاسیں بھی جاری ہیں۔ نومسلم عربی کے اسباق لیتے ہیں۔ غیر ممالک سے جرمنی آنے والے مسلم طلباء کے لئے جرمنی زبان سیکھنے کی خاطر ایک کلاس جاری کر دی گئی ہے۔ ان کلاسوں میں تعلیم دینے کا کام بھی طلباء ہی کے سپرد ہے۔

تیرہ ستمبر کو ہماری مسجد ٹیلی ویژن پر بھی دکھائی گئی۔ جس میں اناؤنسر نے یہ اعلان بھی کیا کہ اس مسجد کی پہلی سالگرہ منائی گئی ہے۔ دس ستمبر کو تاریخ اور مذاہب کی بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں شرکت کرنے کا موقعہ ملا اور وہاں پر میں نے متعدد مستشرقین سے ملاقاتیں کیں۔ اور ان کو جماعت کی مختلف النوع دینی سرگرمیوں سے آگاہ کیا بخصوصاً ان سرگرمیوں سے جو جرمنی میں ہو رہی ہیں۔ پادری "منٹگمری واٹ" جو ایڈنبرا یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں اور اسلام پر مختلف کتابیں لکھ چکے ہیں ان سے ملاقات کا موقعہ ملا اور احمدیت سے متعلق ان سے گفتگو بھی ہوئی۔ انہوں نے اپنے زمانہ طالب علمی کے ایک احمدی دوست کا ذکر کیا جس کی وجہ سے انہیں اسلام میں دلچسپی پیدا ہوئی۔ اسی طرح قاہرہ کے ایک علم دوست ڈاکٹر آئی ایم حیلمی سے بھی ملاقات ہوئی جو مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کے شاگرد ہیں اور اپنے استاد کا ذکر بڑے احترام سے کرتے ہے۔ بعد میں وہ ہماری مسجد میں بھی تشریف لائے۔ اسی طرح کانگرس کے اور بعض چیدہ چیدہ نمائندگان سے تعارف حاصل ہوا۔ جس سے انشاء اللہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جائے گی۔

پروفیسر "سولٹ" نے اسی کانگرس میں مہدی سوڈانی کے متعلق ایک لیکچر دیا میں نے انہیں قادیان کے مہدی کے متعلق بھی معلومات بہم پہنچائیں۔ انہوں نے مجھ سے لٹریچر مانگا اور اگلی بین الاقوامی کانگرس میں قادیان کے آنے والے مہدی کے متعلق لیکچر دینے کا وعدہ کیا۔ اسی طرح اسی کانگرس میں امرتسر کے ایک سکھ دوست مسٹر موہن سنگھ نے اپنے لیکچر میں احمدیت کا ذکر کیا۔ ان کے لیکچر میں یہ بات بہت دلچسپ تھی کہ انہوں نے حضرت باوا نانک کے متعلق اس امر کا اظہار کیا کہ آپ کئی بار حج کے لئے مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور وہاں کئی برس مقیم بھی رہے اور جس کفن میں آپ کو دفن کیا گیا اس پر قرآن کریم کی بہت سی آیات لکھی ہوئی تھیں۔[1]

ڈاکٹر مسٹر رادھاکرشنن سے جو ہندوستان کے نائب صدر ہیں ملاقات کا موقعہ ملا۔ اسی طرح شہنشاہ جاپان کے بھائی شہزادہ "می کاسا" سے بھی تعارف ہوا۔ میں نے انہیں مسجد آنے کی دعوت دی۔ مگر اپنی مصروفیات کی وجہ سے وہ نہ آسکے۔ عرب کے ایک شہزادہ سے بھی ملاقات ہوئی۔ مجھے انہوں نے اپنی ایک دعوت پر بھی بلایا۔ میں نے انہیں احمدیت کی ان سرگرمیوں سے آگاہ کیا جو ہمارے مبلغین ممالک بیرون میں اسلام پھیلانے کی خاطر کر رہے ہیں۔ اسی طرح مصر، شام، امریکہ، غانا اور پاکستان سے آئے ہوئے بعض مسلمانوں سے بھی ملاقاتیں ہوئیں۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں میں برکت ڈالے اور دین اسلام جلد از جلد اکناف عالم میں پھیل جائے۔ آمین۔

(الفضل ۱۶؍۱۱)

اخبار بدر کا جلسہ سالانہ نمبر

حسب سابق امسال بھی جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر

اخبار بدر کا جلسہ سالانہ نمبر

پیش کیا جائے گا۔ اس نمبر کی نمایاں خصوصیت یہ ہوگی کہ اس اشاعت میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

ایک غیر مطبوعہ تقریر بھی شائع ہوگی

حضرت امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کے یہ روح پرور کلمات طیبات آج تک سلسلہ کے کسی اخبار یا رسالہ میں تفصیلی رنگ میں شائع نہیں ہوئے۔ احباب جماعت اس بیش قیمت روحانی خزینہ کو صرف ہمارے اس خصوصی نمبر ہی سے حاصل کر سکتے ہیں

اس کے علاوہ

علماء سلسلہ اور جماعت کے کہنہ مشق مضمون نگاروں کے بلند پایہ متعدد پُر از معلومات ایمان افروز مضامین بھی شریک اشاعت ہوں گے۔ اور بعض دیگر خصوصیات کے باعث

یہ ایک یادگاری پرچہ ہوگا

اسی کے پیش نظر اخبار کے عام حجم میں خاطر خواہ اضافہ کے ساتھ یہ خصوصی پیشکش زیر تیاری ہے۔ جن دوستوں کو اس نمبر کی زائد کاپیاں مطلوب ہوں وہ جلد از جلد دفتر میں منیجر کو مطلوبہ تعداد سے اطلاع بخشیں تا بروقت اس کی تعمیل ہو سکے!

(ادارہ بدر)

۲؎۔ قائم کرنے کا سوائے اس کے اور کوئی علاج نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

اس حکمت بھری حدیث پر عمل کیا جائے

کہ لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ جب تک اس پر عمل نہیں ہوتا امن قائم نہیں ہو سکتا۔

(الفضل ۱۷؍۱۸ نومبر ۱۹۶۱ء)

ضروری تصحیح

بدر کی گذشتہ اشاعت میں صفحہ نمبر ۲ پر کلکتہ میں "یوم بابا نانک" کے موقعہ پر احمدی مبلغ کی تقریر کی رپورٹ شائع ہوئی ہے مگر افسوس کہ سہو کتابت کے باعث آخر میں رپورٹر مکرم محمد نور عالم صاحب احمدی بیگوسرائی سیکرٹری مجلس خدام جماعت احمدیہ کلکتہ کا نام درج ہونے سے رہ گیا۔

۲۔ اسی طرح صفحہ نمبر ۵ پر "کچھ پرانی یادیں" کے عنوان سے مکرم سید محمد احمد صاحب پراونشل امیر اڑیسہ کا مضمون شائع ہوا ہے۔ سہو کتابت سے موصوف کے نام کی جگہ ایک دوسرا نام درج ہو گیا۔ اسی طرح عنوان میں فارسی شعر میں بھی اغلاط رہ گئیں۔ گو اس کی تصحیح کے بعد پرچہ پریس نے ہمکو سٹائل سے لیپ چپا کر دی گئی تھی۔ مگر ہو سکتا ہے کہ کوئی پرچہ خالی رہ گیا ہو۔ اسلئے احباب کرام اس کے مطابق تصحیح فرمالیں۔ فارسی شعر حسب ذیل ہے:-

گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را
تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینہ را

(ادارہ)

اجتماعی دعا

حیدرآباد دکن۔ ۲۰ نومبر۔ بفضلہ تعالیٰ تقریباً گذشتہ ۴ ماہ سے احمدیہ جوبلی ہال میں ہفتہ واری اجتماعی دعاؤں کا انتظام ہے بالعموم ان میں خدام اور بعض انصار بھی شامل ہوتے ہیں۔ نماز تہجد باجماعت ادا کی جاتی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے تضرع اور گریہ وزاری کے ساتھ بطور خاص دعائیں کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اور حضور کو کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار
محمد صادق قائد مجلس خدام الاحمدیہ
حیدرآباد (دکن)

حاشیہ متعلقہ کالم نمبر ۳

[1] یا تو مقرر کو غلطی ہوئی ہے یا رپورٹر نے غلط سمجھا حقیقت اس طرح نہیں۔ حضرت باوا نانک کے کفن پر آیات لکھی ہوئی نہ تھیں بلکہ آپ کے چولے پر قرآنی آیات لکھی ہوئی تھیں اور یہ چولہ اب بھی بمقام ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور (پنجاب) میں کابلی کی اولاد کے پاس محفوظ ہے جسے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مع اپنے خدام ملاحظہ فرمایا۔ اور اس کی عبارات اپنی کتب میں شائع فرمائیں۔ اور چند سال ہوئے خاکسار مدیر بدر نے مع چند دیگر درویش بھائیوں کے بچشم خود دیکھا تھا (بدر)

منقولات

مویشیوں کا ذبیحہ اور سپریم کورٹ کا فیصلہ

سپریم کورٹ نے بہار، اترپردیش اور مدھیہ پردیش کی قریش برادری کے ایک رٹ پٹیشن پر اپنا فیصلہ دیتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ گائے، بیل، بھینس پر ذبیحہ کی مکمل پابندی، نتائج کے اعتبار سے غیر معقول اور نامناسب ہے اس لئے وہ آئینی اعتبار سے ناجائز ہے۔ ان پابندیوں سے قصاب برادری کے تجارتی حقوق اور آزاد پیشہ میں مداخلت ہوتی ہے۔ اور یہ مداخلت دستور اور قانون کی رو سے ناجائز ہے

ہم نے اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے حکومت سے بارہا درخواست کی کہ اگر وہ قریش برادری سے ان کا پیشہ چھیننا چاہتی ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ ان کے لئے کوئی متبادل روزگار مہیا کرے۔ ہم نے کبھی نہیں لکھا کہ حکومت امتناع ذبیحہ گاؤ کے قوانین منسوخ کر دے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اس مطالبہ کا کوئی نتیجہ نہیں ہوگا اور حکومت ہندوؤں کے مذہبی جذبات کا ضرور احترام کرے گی۔ یہ سب کچھ ایک مذہبی کھیل ہے جس پر اقتصادیات کا پردہ ڈالا گیا ہے۔ مگر ہم کیا کریں خود سپریم کورٹ اس پردہ کو چاک کر رہی ہے۔ اگر حکومت قریش برادری کے لئے کوئی متبادل روزگار مہیا کرتی تو اسے سپریم کورٹ میں رٹ پٹیشن داخل کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔ جب قصاب برادری کے لاکھوں افراد بیروزگار ہوگئے اور گوشت، چمڑے اور ہڈیوں کے تاجر کسی روزگار سے نہ لگ سکے تو انہیں لامحالہ سپریم کورٹ کی طرف رجوع کرنا پڑا۔

سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا ہے کہ متعدد ریاستوں میں امتناع ذبیحہ گاؤ کے سلسلے جو قوانین نافذ کئے گئے ہیں اور جن کی رو سے ۲۰ اور ۲۵ سال تک کی عمر کے بیلوں سانڈوں اور بھینسوں کا ذبیحہ ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ وہ سب غیر معقول ہیں۔ کیونکہ ان سے ایک طبقہ آزاد تجارت اور آزاد پیشہ میں مداخلت ہوتی ہے۔ سپریم کورٹ کے کانسٹی ٹیوشن بنچ نے رٹ پٹیشن منظور کرتے ہوئے کہا کہ ہماری صاف رائے یہ ہے کہ ماہرین کے فیصلہ کے مطابق پندرہ سال کی عمر کے بعد سانڈ بھینس اور بیل کسی قابل نہیں رہتے۔ نہ تو ان سے نسل کشی ہوسکتی ہے۔ نہ وہ ہلوں میں جوتے جا سکتے ہیں اور نہ انہیں باربرداری کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس عمر کے بعد ان سے جو تھوڑا بہت فائدہ رہ جاتا ہے وہ نقصان کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ ان ناکارہ مویشیوں پر چارہ بھی خرچ کیا جاتا ہے اور ان کی دیکھ بھال بھی کی جاتی ہے جو اقتصادی اعتبار سے سخت نقصان دہ ہے چنانچہ سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا ہے کہ جن ریاستوں میں امتناع گاؤکشی کا قانون نافذ ہے۔ اور اس کی وہ دفعات جن کے تحت ۲۰ اور ۲۵ سال تک کی عمر والے مویشیوں کے ذبیحہ کی ممانعت کی گئی ہے۔ تجارت کے بنیادی حق پر نامعقول پابندی کا حکم رکھتی ہیں اس لئے ناجائز اور بے اثر ہیں۔

اس سلسلہ میں جانور پرستی کا ایک المناک پہلو یہ ہے کہ اترپردیش کے قانون میں ایک دفعہ ایسی بھی موجود ہے جس کی رو سے کوئی مویشی خریداری کے ۲۰ روز بعد ہی ذبح کیا جاسکتا ہے۔ یعنی جو مویشی جس روز خریدا گیا ہے وہ بیس روز بعد ہی ذبح کیا جا سکتا ہے۔ جن چالبازوں نے یہ دفعہ لگائی ہے اُسے ساری دنیا سے داد ملنی چاہیئے۔ اس دفعہ کا مقصد یہ ہے کہ ایک شخص ۲۵ روپے کا مریل بیل خرید بھی لے تو وہ اسے بیس روز تک ۲۵ روپے کا کھلائے اور جب اس کے پچاس روپے پر پانی پھر جائے تو بیل ذبح کرنے کی نوبت آئے۔ ظاہر ہے کہ یہ مہنگا سودا کس کو قبول ہو سکتا ہے۔ جتنی رقم کا بیل ہے اتنی ہی رقم بیس روز تک اس پر خرچ کرنے کے لئے چاہیئے۔ پھر کون احمق ہے جو ذبیحہ کے لئے بیل خریدا جائے۔ یہ وہ چالاکیاں ہیں جن کی نظیر کسی غیر جانبدار ملک کی لیبوریٹریوں میں ضرور ہونی چاہیئے۔ اس سے اندازہ لگایئے کہ قدرت نے اس قسم کی قوم آج تک دنیا کے کسی گوشہ میں پیدا کی ہے؟

مگر اس کا روشن پہلو یہ ہے کہ اس ملک کی عدالت عالیہ سپریم کورٹ نے پورے انصاف کے ساتھ فیصلہ دیا ہے کہ قانون امتناع ذبیحہ کی وہ دفعات قطعی نامعقول ہیں جن میں ذبیحہ کے لئے بیس اور ۲۵ سال کی عمر کی قید لگائی گئی ہے اور اس کی یہ دفعہ بھی کہ جس روز مویشی خریدا جائے اس سے بیس روز بعد اس کا ذبیحہ ہو۔ اگر ہماری اونچی عدالتیں آزاد نہ ہوتیں تو اقلیتی حقوق کا نہ معلوم کیا حشر ہوتا؟ اس فیصلہ کے بعد اب ہر ریاست میں گائے کو چھوڑ کر ہر مویشی کو پندرہ سال کی عمر کے بعد ذبح کیا جا سکتا ہے اور اسی روز ذبح کیا جا سکتا ہے۔ جس روز وہ خریدا جائے۔

اگر سپریم کورٹ نے اپنے فیصلہ میں اقتصادی مسئلہ اٹھایا ہے تو گائے یا نقول ناکارہ گایوں کے بارے میں بھی کوئی فیصلہ ہو جاتا تو اچھا تھا۔ کیونکہ پندرہ سال کے بعد گائیں بھی دودھ دینے، ہل چلانے اور بوجھ اٹھانے کے قابل نہیں رہتیں اور جو تھوڑا بہت ان سے فائدہ ہوتا ہے وہ نقصان کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ اگر پندرہ سال کے بعد بیلوں اور بھینسوں پر چارہ اور نگرانی کا خرچہ اقتصادی اعتبار سے نقصان دہ ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ پندرہ سال کے بعد گایوں پر یہ خرچہ نقصان دہ نہ ہو؟ دراصل ہماری جمہوریت کی شان ہائی کورٹوں اور سپریم کورٹ سے ہی نمایاں ہوتی ہے اگر ایک طرف سے مایوسی ہے تو دوسری طرف سے حصول انصاف کی امید بھی ہے اور یہی وہ کرن ہے جو ملک کے روشن مستقبل کا پتہ دیتی ہے۔" (الجمعیۃ دہلی ۲۶/۱۱)

سپریم کورٹ کی آئینی بنچ کے فیصلہ کی تفصیل

دہلی ۲۴ر نومبر۔ سپریم کورٹ کی آئینی بنچ نے بہار، مدھیہ پردیش اور اترپردیش کی حکومتوں کو ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ اپنے قوانین کی ان دفعات کو نافذ نہ کریں جن کو فاضل ججوں نے ناقص مویشیوں کو ذبیحہ کرنے والے شہریوں کے حقوق پر نامناسب پابندی قرار دیا ہے۔ ججوں نے اپنے فیصلہ میں کہا کہ قوانین کی مندرجہ ذیل دفعات شہریوں کی تجارت کے بنیادی حقوق کے خلاف ہیں۔ جن کی ضمانت آئین کی دفعہ ۱۹ میں دی گئی ہے۔

فیصلہ سناتے ہوئے مسٹر جسٹس ایس آر داس نے کہا کہ مویشیوں کی حفاظت اور ترقی سے متعلق بہار کے قانون مجریہ ۱۹۵۱ کی دفعہ ۳ جس کے تحت گائے، بچھڑے، بیل اور بھینسے کی قربانی پر پابندی لگائی گئی ہے کا فیصلہ متذکرہ بالا تمام قسم کے مویشیوں کے ذبیحہ پر قطعی پابندی لگاتا ہے۔ اس کے بعد کچھ شرائط کے ساتھ ذبیحہ کی اجازت دی گئی ہے۔ سوال غور طلب یہ ہے کہ جہاں تک بیلوں، بچاروں اور بھینسوں کا تعلق ہے کیا یہ دفعہ آئینی طور پر قانونی ہے۔

مسٹر جسٹس داس نے بتایا کہ ججوں کی واضح رائے یہ ہے کہ ماہرین کی متفقہ رائے میں پندرہ سال کی عمر کے بعد بیل، بچار اور بھینسے افزائش نسل اور دوسرے مقاصد کے لئے مفید نہیں رہ جاتے۔ اس لئے جہاں تک بہار ایکٹ کی دفعہ ۳ کا تعلق ہے۔ اس سے اپیل کنندگان کے حقوق پر نامناسب پابندی عائد ہوتی ہے۔ ایک ایسی پابندی تو عام پبلک کے مفاد میں نہیں ہو سکتی اس لئے یہ غیر قانونی ہے!

فاضل ممبران نے رول نمبر ۳ کو کالعدم قرار دیدیا جس میں کہا گیا ہے کہ ذبح کرنے والے کو افسر مویشیان یا مقامی لوکل اتھارٹی کا چیئرمین سرٹیفکیٹ جاری کرے یہ اپیل کنندگان کے حق پر نامناسب پابندی ہے

یوپی کے امتناع ذبیحہ گاؤ ایکٹ مجریہ ۱۹۵۵ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر جسٹس داس نے کہا کہ اس کی دفعہ ۳ کے تحت بیس سال سے کم عمر کے مویشیوں کو ذبح کرنے پر پابندی لگائی گئی ہے۔ اگر کوئی مویشی غیر مفید بھی ہے۔ تب بھی اس کے ذبیحہ کے سلسلہ میں اس وقت تک سرٹیفکیٹ جاری نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک اس کی عمر بیس سال نہ ہو۔ یہ دوسری پابندی بری ہے۔ فاضل جج نے اعلان کیا کہ جہاں تک بچاروں بیلوں کو ذبح کرنے کے پیشہ وروں کے حقوق پر پابندی کا تعلق ہے، اس حد تک یہ غیر قانونی ہے۔

مسٹر جسٹس داس نے اس کے بعد مدھیہ پردیش ایکٹ کے سیکشن ۴ کی دفعہ (۱) اور (۲) کا ذکر کیا اور کہا کہ اس کے تحت ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وٹرنری افسر گائے اور بچھڑے کے علاوہ دوسرے مویشیوں کے بارے میں سرٹیفکیٹ جاری کرے کہ یہ ناقابل افزائش نسل کے لئے ناقابل ہیں۔ اور سیکشن ۴(۳) جس کا تعلق کسی شخص کے اپیل کے حق سے اور سیکشن ۵ میں غیر مناسب پابندیاں ہیں اور خلاف قانون ہیں۔

فیصلہ میں مسٹر جسٹس داس نے اپیل کنندگان کی سابقہ اپیل اور عدالت کے فیصلہ کا بھی تذکرہ کیا۔ جس کے مطابق بیلوں بچاروں اور بھینسوں کے ذبیحہ پر قطعی پابندی کو خلاف قانون قرار دیدیا بالمقابلہ اور جس کے تحت ریاستوں نے اپنے قوانین میں ترمیم کرکے عمر کی قید لگائی۔

آئینی بنچ نے یہ فیصلہ مسٹر عبدالحکیم قریشی، حاجی محمد شفیع اور مسٹر محمد جان کی اپیلوں پر دیا جو آئین کی دفعہ ۳۲ کے تحت دائر کی گئی تھیں۔ اور جن میں مدھیہ پردیش، اترپردیش اور بہار کے امتناع ذبیحہ قوانین کے جواز کو چیلنج کیا گیا تھا۔

(الجمعیۃ دہلی ۲۶/۱۱ ص ۲)

درخواست دعا

میری ایک بھتیجی بھی اسی ماہ ادیب ماہر کا امتحان اور دو بہنیں میٹرک اور مڈل کا امتحان نیز چھوٹا بھائی جو گزشتہ سال بیماری کے باعث امتحان میں کامیاب نہ ہو سکا تھا امسال پھر شریک ہو رہا ہے لہٰذا تمام بھائی بہنوں سے اپیل کرتی ہوں کہ عاجزہ کے سب بھائی بہنوں کی نمایاں کامیابی کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ میرا بھائی ناٹی گول کرنے کے بعد انشاء اللہ ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کرے گا۔ عابدہ [illegible] بیگم بنت [illegible] محمد نسیم صاحب [illegible]

تبصرہ
ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

انصار اللہ نام سے ایک ماہوار رسالہ حال ہی میں ربوہ سے شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے یہ رسالہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان ہے۔ اس کا پہلا پرچہ اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ ۴۸ صفحات کا یہ مجموعہ جس طرح کتابت و طباعت میں عمدہ اور دیدہ زیب ہے۔ بلند پایہ پُر مغز مضامین پر مشتمل ہونے کی وجہ سے باطنی خوبیوں سے بھی بھرپور ہے۔

نومبر [illegible] کے اس شمارہ میں پہلے نمبر پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور کلمات طیبات کا بر موقع انتخاب ہے۔ جس میں بیعت کنندگان کو حضور کی نصائح۔ حقیقت اسلام پر حضور کا پُر معارف مضمون شامل ہے جو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے اس ضمن میں بڑا ہی پیارا دو صفحے کا جس میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جذبہ خدمت اسلام کی ایک جھلک پیش کرتے ہوئے حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب مدظلہ کی بطرف سے حضور علیہ السلام کی خدمت عالیہ میں عرضداشت اور اس پر حضور کے قلم زدہ۔

دوسرے نمبر پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے صحبات سے ایک صفحہ کے روح پرور اقتباسات، انصار اللہ کے سلئے زریں نصائح پر مشتمل ہیں۔

مقالہ افتتاحیہ کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا ایک مختصر مگر جامع نوٹ درج ہے جو انصار اللہ کے بلند مقام کی تعیین کے ساتھ محبت بھرے انداز میں ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔

—— امر و نواہی کے مستقل عنوان کے ماتحت محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے پُر مغز مضمون کی زیر نظر قسط میں ۲۰ ایسے نواہی کا پُر لطف بیان ہے جن کے ماخذ قرآن کریم اور احادیث نبوی ہیں۔ ان میں شریعت اسلامیہ کی روشنی میں زبان کی استواری اور صحیح استعمال کے لئے ہدایات کا مرقع پیش کیا گیا ہے۔

اس قسم کے بیش قیمت مضامین میں ”کامیاب زندگی کا اہم القصور“ کے عنوان سے محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کا فاضلانہ مضمون۔ جماعت احمدیہ کا مقصد عظیم کے عنوان سے قائد تربیت محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کی طرف سے تربیت کا جامع دائمی پروگرام شامل ہے۔ قائد عمومی مجلس انصار اللہ مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد کا مضمون ”نصرت دین کا فریضہ ادا کرنے والی تنظیم“ بھی بڑا ہی بصیرت افروز ہے اس مجموعہ میں تلب یورپ میں اسلام کی پیش قدمی کے عنوان سے سوئٹزرلینڈ کے اخبار زیونیک کے ایک مضمون کا ترجمہ بھی شامل ہے۔ جس میں واضح الفاظ میں احمدیت کے ذریعہ ایشیا۔ افریقہ اور یورپ میں اسلام کی روز افزوں ترقی کا اعتراف کیا گیا ہے

رسالہ میں ایک صفحہ اطفال الاحمدیہ کے لئے بھی ریزرو کیا گیا ہے جس میں احمدی بچوں کے خیالات کی ترجمانی انہیں کے سادہ اور معصوم الفاظ میں درج ہوا کرے گی اس کا آغاز صاحبزادہ میاں فرید احمد صاحب ابن محترم مرزا ناصر احمد صاحب کے پیارے مضمون سے کیا گیا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شوق عبادت پر مشتمل ہے مبسوط مضامین کے ساتھ ساتھ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی اور فارسی منظوم کلام۔ حضور کے ملفوظات سے مختلف عنوانات پر چھوٹے چھوٹے اقتباسات جناب نذیر صاحب کا قطعہ بیش قیمت نگینوں کا کام دیتے ہیں۔

غرض یہ رسالہ جناب مسعود احمد صاحب دہلوی (اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل) کی ادارت میں عمدہ ترتیب و تدوین کے ساتھ منصہ شہود میں آیا ہے۔ موصوف اپنی اس کامیاب محنت پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و ہمت میں برکت دے۔

یہ رسالہ اس قابل ہے کہ نہ صرف ممبران مجلس انصار اللہ ہی اس کا مطالعہ کریں بلکہ جماعت کا ہر فرد اس قیمتی خزانہ سے بہرہ اندوز ہو۔ تا جس عظیم مقصد کے پیش نظر مرکز سلسلہ سے اس کا اجراء عمل میں لایا گیا ہے اور جس کے لئے اس قدر محنت اور عرقریزی سے کام لیا گیا ہے پورا ہو۔ رسالہ ہذا کا سالانہ چندہ صرف پانچ روپیہ ہے۔ اور قیمت فی پرچہ چھ آنہ۔

جہاں تک مرکز کا تعلق ہے اس نے تو یہ خوان نعما پیش کر دیا۔ اب جماعت کا فرض ہے کہ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائے اور اس کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔!!

لازمی چندہ جات کی رفتار کو مزید تیز کرنے کی فوری ضرورت

احیائے اسلام کا عظیم الشان کام اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے سپرد ہوا ہے اسے کما حقہ پورا کرنے کے لئے ہمیں اپنی جد و جہد اور مساعی کو مزید تیز کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جو قوم وقت کے تقاضوں کے مطابق اپنی قربانی و ایثار کے اعلیٰ معیار کا عملی ثبوت نہیں دیتی وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوا کرتی اور مشکلات اور ابتلاؤں کا زمانہ اس پر لمبا ہوتا چلا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ روحانی جماعتوں کا نقصان افراد جماعت کے تساہل سے ہی زیادہ ہوتا ہے نہ کہ اغیار کی دشمنیوں سے۔ پس جملہ مخلصین جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ اپنی جماعتی ذمہ داریوں کے مطابق اپنی قربانی کے معیار میں مزید اضافہ فرما دیں تاکہ اللہ تعالیٰ ترقی کی راہ ہم پر سہل اور کشادہ کر دے۔

اگر عہدیداران جماعت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت اپنی اپنی جماعتوں کے جملہ افراد کے چندہ کا بجٹ اصل آمد کے مطابق تیار کریں اور اس کی بالشرح وصولی کے لئے بھی موثر رنگ میں کوشش کریں تو آمد چندہ جات کی رفتار کافی تیز ہو سکتی ہے۔

دوسری بات جو خاص توجہ کی محتاج ہے وہ بقایا چندہ جات کی وصولی کی اہمیت و ضرورت ہے۔ اگر سابقہ بقایا کی وصولی پر زور نہ دیا جائے تو سال رواں کے بجٹ کی وصولی بھی ممکن نہیں ہوتی۔ کیونکہ جب افراد جماعت کو یہ یقین ہو جاتا ہے کہ ان سے گذشتہ بقایا کی وصولی نہیں کی جائے گی تو وہ آئندہ بھی ادائیگی چندہ جات میں سست ہو جائیں گے۔ اس طرح بقایا کی عدم وصولی ان کو مزید کمزور کرنے کا باعث ہوگی۔ اسی طرح بعض جماعتوں کے عہدیدار اس امر پر اصرار کرتے ہیں کہ جب وہ کسی شخص کے نادہندہ ہونے کے متعلق لکھ دیں تو اس کا نام جماعت کے بجٹ سے کاٹ دیا جائے یہ طریق کار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کے ماتحت قابل تسلیم نہیں۔ کیونکہ جب تک کوئی شخص جماعت احمدیہ میں داخل ہے جماعتی نظام کے ماتحت اس سے مالی قربانی کا مطالبہ کیا جائے گا۔ اور جب تک کوئی جماعت ایسے نادہندوں پر معمول کی ہر ممکن کارروائی کے بعد اس پر جحت کرتے ہوئے ایسے شخص کا معاملہ مرکز میں پیش کر کے ایسے شخص کے متعلق فیصلہ نہیں کروا لیتی اس وقت تک کسی شخص کا نام بجٹ سے کاٹنا جائز نہیں سمجھا جا سکتا۔

اگر ہندوستان کے تمام احباب حضور کے ارشادات پر عمل پیرا ہو کر دینی ضروریات کے لئے مالی قربانی اور ایثار کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے آمد لازمی چندہ جات میں کافی اضافہ ہو سکتا ہے۔

موجودہ مالی سال کی ششماہی اول گذر چکی ہے۔ لیکن نسبتی بجٹ کے لحاظ سے وصولی کی پوزیشن تسلی بخش نہیں۔ امید ہے جملہ افراد جماعت و عہدیداران دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد بیعت کو عملی طور پر پورا کرنے والے بنیں گے۔ اور اپنا اور اپنی جماعتوں کا سارا چندہ و بقایا سال حال جلد از جلد بعد وصولی مرکز میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے فضل سے اس کی توفیق دے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

موت کا کوئی وقت معین نہیں

”یہ خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے ایک نہایت ہی اہم چیز رکھی ہے اور اس ذریعہ سے جنت کو ہمارے قریب کر دیا ہے۔ پس وہ لوگ جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے مگر وہ وصیت کے بارہ میں سستی دکھاتے ہیں میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت کی طرف جلدی توجہ کریں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بعض بڑے بڑے مخلص فوت ہو جاتے ہیں۔ ان کو آج کل کرتے کرتے موت آ جاتی ہے۔ پھر دل کڑھتا ہے اور حسرت ہوتی ہے کہ کاش یہ بھی مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے ہیں!“

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

٨
ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۱۲/۱ - رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یاتیک من کل فج عمیق - یاتون من کل فج عمیق
قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا
اُنہتّرواں ۶۹ سالانہ
جلسہ
بتاریخ ۱۶-۱۷-۱۸ دسمبر ۱۹۶۰ء
بروز جمعہ ہفتہ اتوار
تعلیم اسلام تحقیق حق و صداقت احمدیت معلوم کرنے کا
بہترین و نادر موقعہ
پیشوایان مذاہب کی تعظیم اور امن و اتحاد کے قیام کے متعلق تقاریر
مقام اجتماع محلہ احمدیہ
حضرت امام جماعت احمدیہ کے روح پرور پیغام کے علاوہ ذیل کے روحانی اور علمی موضوعات پر جماعت احمدیہ کے علماء خطابات فرمائیں گے
(۱) اسلام میں توحید کامل کا نظریہ
(۲) دنیا کا نجات دہندہ (آنحضرت صلعم)
(۳) ذکر حبیب (سیرت و سوانح حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
(۴) آنحضرت صلعم کی عظیم الشان پیشگوئیاں
(۵) عقیدہ حیات الآخرت اور درستی اخلاق
(۶) اتحاد بین الاقوام کے متعلق اسلامی تعلیم
(۷) خصوصیات اسلام
(۸) اسلام کی اخلاقی تعلیم
(۹) اسلام اور اشتراکیت
(۱۰) ضرورت مذہب
(۱۱) احمدیت اور تکمیل اشاعت اسلام
(۱۲) مسئلہ ارتقاء اور ختم نبوت۔
(۱۳) موعود اقوام عالم کی بعثت سے مذہبی دنیا میں انقلاب
(۱۴) حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں
نوٹ:- (۱) پاکستان سے تین سو سے زائد افراد کے تشریف لانے کی توقع ہے (۲) دوران اجلاس میں کسی کو سوال کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ (۳) مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں (۴) مردانہ جلسہ کا پروگرام زنانہ جلسہ گاہ میں سنا جا سکے گا۔ البتہ درمیانی دن عورتوں کا الگ پروگرام ہوگا۔
الداعی:- خاکسار مرزا وسیم احمد ناظر دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب